

10277- اللہ تعالیٰ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق معلومات -

سوال

کیا یہ ممکن ہے کہ آپ ہمیں عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کچھ معلومات مہیا کریں؟

پسندیدہ جواب

مریم بنت عمران ایک صالحہ اور متقی و پرہیزگار عورت تھی، عبادت میں اتنی آگے تھیں کہ اس میں ان کا کوئی نظیر نہیں تھا تو فرشتوں نے اسے یہ خوشخبری سنائی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جن لیا ہے اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿اور جب فرشتوں نے کہا اے مریم! اللہ تعالیٰ نے تمہیں برگزیدہ بنایا، اور تمہیں پاک کیا، اور سارے جہان کی عورتوں کے مقابلہ میں تمہیں چن لیا ہے، اے مریم تم اپنے رب کے لئے خاکساری اختیار کرو، اور سجدہ کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو﴾۔ آل عمران 42-43

پھر فرشتوں نے مریم علیہ السلام کو یہ خوشخبری دی کہ اللہ تعالیٰ اسے بیٹا بہہ کرے گا جسے اللہ تعالیٰ کلمہ کن کہہ کر پیدا فرمائیں گے اور اس بچے کا نام المسیح عیسیٰ بن مریم ہوگا، اور یہ دنیا و آخرت میں عزت و جاہت کا مالک ہوگا اور بنو اسرائیل کے لئے رسول ہوگا اور کتاب و حکمت اور تورات اور انجیل کا علم دے گا۔

اور اس کی کچھ ایسی صفات اور معجزات ہونگے جو کسی اور کے پاس نہیں ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿جب فرشتوں نے کہا اے مریم! اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے ایک کلمہ کی خوشخبری دیتا ہے، جس کا نام مسیح عیسیٰ بن مریم ہوگا، جو دنیا اور آخرت میں باعزت اور میرے مقرب بندوں میں سے ہوگا، اور لوگوں سے گود میں اور ادھیر عمر کو پہنچنے کے بعد بات کرے گا، اور میرے صالح بندوں میں سے ہوگا، مریم علیہا السلام نے کہا اے میرے رب مجھے لڑکا کیسے ہو سکتا ہے؟ مجھے تو کسی انسان نے چھوا تک نہیں، اللہ تعالیٰ نے کہا، اسی طرح اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، جب کسی چیز کا فیصلہ کر لیتا ہے تو وہ اس کے لئے، ہو جا، کتا ہے تو وہ چیز ہو جاتی ہے﴾۔ آل عمران 45-47

پھر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کا مریم علیہا السلام کو بیٹے کی خوشخبری کو پورا کرتے ہوئے عیسیٰ علیہ السلام کو عزت و شرف اور انکی معجزات کے ساتھ تائید فرمائی۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿اور اللہ تعالیٰ اسے کتاب کا علم، حکمت اور تورات، انجیل دے گا، اور رسول بنا کر بنی اسرائیل کی طرف بھیجے گا، (جو ان سے کہے گا کہ) میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں، وہ یہ کہ میں مٹی سے پرندہ سے کی شکل بناؤں گا، پھر اس میں پھونک ماروں گا، تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے پرندہ بن جائے گا، اور میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے مادر زاد اندھے کو، اور برص والے کو ٹھیک کر دوں گا اور مردوں کو زندہ کر دوں گا، اور میں جو کچھ تم کھاتے ہو، اور جو اپنے گھروں میں جمع کرتے ہو، ان کی خبر دوں گا، اگر تم ایمان والے ہو تو اس میں تمہارے لئے ایک نشانی ہے، اور مجھ سے پہلے جو تورات نازل ہوئی ہے میں اس کی تصدیق کرنے والا ہوں، اور تاکہ میں تمہارے لئے بعض ان چیزوں کو حلال کروں جو تم پر حرام کر دی گئی تھیں اور میں تمہارے رب کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں پس تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو، بے شک اللہ تعالیٰ میرا اور تمہارا بھی رب ہے تو اسی کی عبادت کرو یہی سیدھی راہ ہے﴾۔ آل عمران 48-51

اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے لئے ہی پیدا کرنے کا کمال مطلق ہے، وہ جس طرح چاہے اور جو چاہے پیدا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو مٹی سے بغیر ماں اور باپ کے پیدا فرمایا، اور حواء کو آدم علیہ السلام کی پسلی سے بغیر ماں کے پیدا فرمایا، اور بنو آدم کی نسل ماں اور باپ دونوں سے چلائی، اور عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے صرف ماں سے پیدا فرمایا تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ خلاق علیم ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کی کیفیت بڑے وافی اور شافی طریقے سے بیان کی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اور آپ قرآن میں مریم علیہ السلام کا ذکر بھی کیجئے، جب وہ اپنے گھر والوں سے دور مشرقی جانب ایک جگہ پر چلی گئی، پھر لوگوں کی طرف سے اپنے لئے ایک پردہ بنایا، تو ہم نے اس کے پاس اپنے فرشتے جبریل کو بھیجا، تو وہ اس کے سامنے بھلے چنگے انسان کی شکل میں ظاہر ہوا، مریم علیہا السلام نے کہا کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے تو تو میں رحمن کے ذریعے پناہ مانگتی ہوں، جبریل نے کہا میں تمہارے رب کا بھیجا ہوا ہوں تاکہ تمہیں ایک پاکیزہ بہہ کروں، مریم علیہا السلام نے کہا مجھے لڑکا کیسے ہوگا جبکہ مجھے کسی انسان نے چھوا تک نہیں ہے اور میں بدکار بھی نہیں ہوں، جبریل علیہ السلام کہنے لگے ایسا ہی ہوگا تمہارا رب کہتا ہے کہ یہ کام میرے لئے آسان ہے، اور تاکہ ہم اسے لوگوں کے لئے (اپنی قدرت کی) ایک نشانی اور رحمت بنائیں، اور یہ ایک ایسی بات ہے جس کا فیصلہ ہو چکا ہے﴾۔ مریم/16-21

جب جبریل علیہ السلام نے یہ بات کہی تو وہ اللہ تعالیٰ کی قضاء اور قدر اور فیصلے پر راضی ہو گئیں تو جبریل علیہ السلام نے ان کے گریبان میں پھونک ماری ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿چنانچہ وہ حاملہ ہوگئی تو اسے لے وہ ایک دور جگہ پر چلی گئی پھر زچگی کی تکلیف نے اسے کھجور کے تنے کے پاس پہنچا دیا، وہ کہنے لگی کاش کہ میں اس سے پہلے ہی مر چکی ہوتی اور ایک بھولی بسر ی یاد بن چکی ہوتی﴾۔ مریم/22-23

پھر اللہ تعالیٰ نے مریم کے لئے کھانے اور پانی کا انتظام فرمایا اور اسے حکم دیا کہ وہ کسی سے بھی بات نہ کرے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿تو فرشتے نے اس کی نچلی جانب سے پکارا کہ تم غم نہ کرو، تمہارے رب نے تمہارے نیچے کی جانب ایک چشمہ جاری کر دیا ہے، اور کھجور کے تنے کو پکڑ کر اپنی طرف بلاؤ تمہارے لئے چینی ہوئی اور تازہ کھجوریں گریں گی تو کھاؤ پیو اور اپنی آنکھوں کو (بچے کو دیکھ کر) ٹھنڈی کرو، اور اگر کسی انسان کو دیکھو تو (اشارہ سے) کہہ دو کہ میں نے رحمان کے لئے خاموش رہنے کی نذرمان رکھی ہے، اس لئے میں آج کسی انسان سے بات نہیں کروں گی﴾۔ مریم/24-26

پھر اسکے بعد مریم علیہا السلام اپنے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام کو اٹھائے ہوئے اپنی قوم کے پاس آئی تو جب انہوں نے اسے دیکھا تو اس کے معاملے کو بہت بڑا سمجھا اور اسے ناپسند کیا، مگر مریم علیہا السلام نے انہیں کوئی جواب نہ دیا بلکہ اشارہ سے کہا کہ اس بچے کو پوچھ لو یہ تمہیں بتائے گا اسی چیز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

﴿پھر وہ بچے کو اٹھائے ہوئے اپنی قوم کے پاس آئی، انہوں نے کہا اے مریم! تم نے بہت ہی برا کام کیا ہے، اے ہارون کی بہن! تمہارا باپ تو کوئی برا آدمی نہیں تھا اور نہ ہی تمہاری ماں بدکار تھی، تو مریم نے بچے کی طرف اشارہ کر دیا، لوگ کہنے لگے ہم اس سے کیسے بات کریں جو کہ ابھی بچہ اور گود میں ہے﴾۔ مریم/27-29

تو عیسیٰ علیہ السلام نے فوراً جواب دیا حالانکہ وہ ابھی بچے اور گود میں تھے، اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿بچے نے کہا بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں، اس نے مجھے کتاب دی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے، اور جہاں بھی رہوں مجھے بابرکت بنایا ہے، اور جب تک زندہ رہوں، اس نے مجھے نماز اور زکاۃ کی وصیت کی ہے، اور مجھے میری ماں کا فرمانبردار بنایا ہے اور مجھے بدبخت نہیں بنایا، اور مجھ پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی رہی جس دن میں پیدا ہوا اور اس دن بھی رہے گی جب میں مردوں کا،

اور جب دوبارہ اٹھایا جاؤں گا۔۔۔ مریم/30-33

اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول عیسیٰ علیہ السلام کی تفضیلی خبر یہ ہے کہ ان کے متعلق اہل کتاب اختلاف کرتے ہیں، بعض کا یہ کہنا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں، اور کچھ کا کہنا ہے کہ تین میں سے تیسرا ہیں، اور بعض کا یہ کہنا ہے کہ وہ اللہ ہے، اور بعض کہتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں، اور یہ آخری بات ہی حق ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی یہ حقیقت ہے، اور یہی وہ حق بات ہے جس میں وہ لوگ اختلاف کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ کے لائق ہی نہیں کہ وہ اپنے لئے کوئی اولاد بنائے وہ ہر عیب سے مبرا اور پاک ہے، جب کسی چیز کا فیصلہ کر دیتا ہے تو صرف اتنا کہتا ہے کہ، ہو جا، تو وہ چیز ہو جاتی ہے، اور بے شک اللہ تعالیٰ ہی میرا اور تمہارا رب ہے، اس لئے اسی کی عبادت کرو، اور یہی سیدھی راہ ہے، پھر جماعتوں نے آپس میں (اس بارہ میں) اختلاف کیا تو کافروں کے لئے روز قیامت حاضری کے وقت بربادی ہوگی﴾۔ مریم/34-37

اور جب بنو اسرائیل صراط مستقیم سے ہٹ گئے اور اس سے دور چلے گئے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حدود سے تجاوز اور انحراف کیا اور ظلم و ستم کرنے لگے اور زمین میں فساد پکڑنے لگے، اور ان میں سے ایک گروہ نے حشر و نشر اور روز قیامت اور حساب و کتاب کا انکار کیا، اور شہوات اور لذتوں میں ڈوب کر حساب و کتاب اور سزا کو بھول گئے تو پھر اس وقت اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان کی طرف عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو رسول بنا کر مبعوث کیا اور اسے تورات و انجیل سکھائی۔

جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿اللہ تعالیٰ اسے لکھنا اور حکمت اور توراہ اور انجیل سکھانے کا اور وہ بنو اسرائیل کی طرف رسول ہوگا﴾۔ آل عمران/48

اور اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام پر انجیل نازل فرمائی اور جو کہ لوگوں کے لئے ہدایت اور نور اور توراہ کی تصدیق کرنے والی تھی۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿اور ہم نے اسے انجیل عطا فرمائی جس میں نور اور ہدایت تھی، اور وہ اپنے پہلے کی کتاب توراہ کی تصدیق کرنے والی اور وہ متقی اور پرہیزگار لوگوں کے لئے سراسر ہدایت و نصیحت

تھی﴾۔ المائدہ/46

اور عیسیٰ علیہ السلام نے یہ خوشخبری بھی دی کہ وہ ان کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک رسول آئے گا جس کا نام احمد ہوگا اور وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا :

﴿اور جب عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے کہا (اے میری قوم) بنی اسرائیل میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں میں اپنے سے پہلے کی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں

اور میں اپنے بعد آنے والے ایک رسول کی خوشخبری دینے والا ہوں جس کا نام احمد ہے، پھر جب وہ انکے پاس کھلی اور واضح دلیلیں لائے تو وہ یہ کہنے لگے یہ تو کھلا جادو ہے﴾۔ الصف/6

عیسیٰ علیہ السلام نے بنو اسرائیل کو اللہ وحدہ کی عبادت اور تورات و انجیل کے احکام پر عمل کرنے کی دعوت کا فریضہ سمر انجام دیا اور ان سے اچھے طریقے کے ساتھ جدال کیا اور ان کے مسلک کا فساد بیان کیا، لیکن جب انہوں نے بنو اسرائیل کا کفر و عناد اور فساد دیکھا تو یہ فرمایا کہ اللہ کی طرف میری مدد کون کرے گا؟ تو بارہ حواری ایمان لے آئے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿توجہ عیسیٰ علیہ السلام نے انکا کفر محسوس کیا تو کہنے لگے اللہ تعالیٰ کی راہ میں میری مدد کرنے والا کون ہے؟ حواریوں نے جواب دیا ہم اللہ تعالیٰ کی راہ کے مددگار ہیں، ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور آپ گواہ رہے کہ ہم مطہج ہیں، اے ہمارے رب! ہم تیری نازل کی ہوئی وحی پر ایمان لائے اور ہم نے تیرے رسول کی اتباع کی، پس تو ہمیں دگواہوں میں لکھ لے۔﴾

آل عمران 52-53

اللہ عزوجل نے عیسیٰ علیہ السلام کی عظیم معجزات کے ساتھ تائید فرمائی جو کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کو یاد دلاتے اور روح کی تربیت کرتے اور اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان پیدا کرتے ہیں، تو عیسیٰ علیہ السلام مٹی سے پرندے کی شکل بنا کر اس میں پھونک مارتے تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے پرندہ بن جاتا، اور کوڑھ اور برص کے مریض اروما درزاد اندھے کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے تندرست کر دیتے، اور مردے کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے زندہ کر دیتے اور لوگوں کو جو کچھ وہ کھاتے اور اپنے گھروں میں جو ذخیرہ کرتے اس کی خبر دیتے تھے، تو وہ یہودی جن کی طرف عیسیٰ علیہ السلام کو رسول بنا کر مبعوث کیا گیا تھا وہ عیسیٰ علیہ السلام کی دشمنی پر اتر آئے اور لوگوں کو ان سے ورکنے، اور ان کی تکذیب کرنے لگے اور ان والدہ پر فحاشی کا الزام اور بتان لگا دیا۔

تو جب بنو اسرائیل نے یہ دیکھا کہ غریب اور فقراء اور کمزور لوگ عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے اور اس کے ارد گرد جمع ہونے لگے ہیں تو ان کے خلاف اوچھے ہتھکنڈے استعمال کرنے لگے تاکہ عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دیں تو رومیوں کو ان کے خلاف ابھارا، اور رومانی حاکم کو یہ باور کرایا کہ عیسیٰ علیہ السلام کی دعوت میں رومانی حاکم کی حکومت کو خطرہ ہے اور اس کی حکومت زوال میں آجائے گی۔

تو رومانی حاکم نے ان کے جھانسنے میں آکر ان کی گرفتاری اور سولی پر چڑھانے کا حکم جاری کر دیا، تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان میں سے ایک منافق جس نے عیسیٰ علیہ السلام کی پختلی کی تھی پر عیسیٰ علیہ السلام کی مشابہت ڈال دی تو فوج نے اسے ہی عیسیٰ علیہ السلام سمجھ کر پھڑپھڑایا اور سولی پر لٹکا دیا، اور اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو سولی اور قتل سے بچایا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کا قول نقل کرتے ہوئے فرمایا ہے :

﴿اور انکے اس قول کے باعث کہ ہم نے اللہ کے رسول مسیح عیسیٰ بن مریم کو قتل کر دیا حالانکہ نہ تو انہوں نے اسے قتل کیا اور نہ ہی سولی چڑھایا، بلکہ ان کے ان (عیسیٰ) کا شبیہ بنا دیا گیا یقین جانو کہ عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں اختلاف کرنے والے ان کے بارہ میں شک میں ہیں، انہیں اس کا کوئی یقین اور علم نہیں وہ تو صرف تخمینی باتوں پر عمل کرتے ہیں، اور یہ بات تو یقینی ہے کہ انہوں نے انہیں قتل نہیں کیا، بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی طرف اٹھایا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑا زبردست اور پوری حکمت والا ہے﴾ النساء 157-158

تو عیسیٰ علیہ السلام فوت نہیں ہوئے بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی طرف اٹھایا ہے، اور وہ قیامت سے قبل نازل ہونگے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور پیروی کریں گے، اور ان یہودیوں کو جھٹلائیں گے جن کا یہ گمان ہے یہ انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دیا اور سولی پر لٹکا دیا ہے، اور ان عیسائیوں کو بھی جھٹلائیں گے جنہوں نے ان کے بارہ میں غلو سے کام لیا اور یہ کنا شروع کر دیا کہ وہ اللہ ہے، یا وہ اللہ کے بیٹے ہیں، یا تینوں میں سے تیسرا ہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(اس ذات کی قسم جس ہاتھ میں میری جان ہے! ضرور ایک وقت آئے گا کہ تم میں ابن مریم حاکم و عادل بن کر نازل ہونگے، وہ صلیب کو توڑیں گے، اور خنزیر کو قتل کریں گے، اور جزیہ لاگو کریں گے، اور مال کی اتنی ہبتات ہو جائے گی کہ کوئی اسے قبول کرنے والا نہیں ہوگا) یہ حدیث منفق علیہ ہے اور اسے مسلم نے حدیث نمبر 155 روایت کیا ہے۔

توجہ عیسیٰ علیہ السلام کا قیامت سے قبل نزول ہوگا تو اہل کتاب ان پر ایمان لے آئیں گے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿اور اہل کتاب میں سے ایک بھی ایسا نہ بچے گا جو عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے ان پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن آپ ان پر گواہ ہونگے﴾۔ النساء/159

اور عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے رسول اور اس کے بندے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے بنو اسرائیل کی ہدایت اور انہیں صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کی دعوت دینے کے لئے بھیجا جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے یہودیوں اور عیسائیوں کو اس آیت میں فرمایا ہے :

﴿اے اہل کتاب! اپنے دین کے بارہ میں حد سے تجاوز نہ کرو، اور اللہ تعالیٰ پر حق کے علاوہ کچھ نہ کہو، مسیح عیسیٰ بن مریم علیہ السلام تو صرف اللہ تعالیٰ کے رسول اور اس کے کلمہ (کن سے پیدا شدہ) ہیں جسے مریم (علیہا السلام) کی طرف ڈال دیا تھا اور اس کے پاس کی روح ہیں اس لئے تم اللہ تعالیٰ کو اور اس کے سب رسولوں کو مانو اور یہ نہ کہو کہ اللہ تین ہیں، اس سے باز آ جاؤ کہ تمہارے لئے بہتری ہے، اللہ تو صرف ایک ہی عبادت کے لائق ہیں اور وہ اس سے پاک ہے کہ اس کی اولاد ہو، جو کچھ آسمان وزمین میں ہے وہ اسی کے لئے ہے اور اللہ کافی ہے کام بنانے والا﴾۔ النساء/

اور یہ کہنا کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں بہت ہی بڑی چیز اور منکر ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے :

﴿ان کا قول تو یہ ہے کہ اللہ رحمان نے بھی اولاد اختیار کی ہے، یقیناً تم بہت بری اور بھاری چیز لائے ہو، قریب ہے کہ اس قول کی وجہ سے آسمان پھٹ جائیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں، کہ وہ رحمان کی اولاد ثابت کرنے بیٹھے، اور یہ رحمان کی شان کے لائق نہیں کہ وہ اولاد رکھے﴾۔

مریم/88-93

اور عیسیٰ بن مریم علیہ السلام بشر اور انسان ہیں، اور وہ اللہ تعالیٰ کے رسول اور اسکے بندے ہیں، تو جو یہ عقیدہ رکھے کہ مسیح عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اللہ ہیں تو اس نے کفر کیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

﴿یقیناً ان لوگوں نے کفر کیا جنہوں نے یہ کہا کہ مسیح بن مریم ہی اللہ ہے﴾۔ المائدہ/72

اور جس نے یہ کہا کہ مسیح اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہے یا یہ کہا کہ وہ تینوں میں سے تیسرا ہے وہ اس نے بھی کفر کیا۔

فرمان ربانی ہے :

﴿وہ لوگ بھی قطعاً کافر ہو گئے جنہوں نے یہ کہا کہ اللہ تینوں میں سے تیسرا ہے، دراصل اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور معبود نہیں، اگر یہ لوگ اپنے اس قول سے باز نہ آئے تو ان میں سے جو کفر پر رہیں گے انہیں ضرور المناک عذاب دیا جائے گا﴾۔ المائدہ/73

تو مسیح بن مریم علیہ السلام بشر ہیں اور صرف ماں سے پیدا کئے گئے اور وہ کھاتے پیتے، سوتے اور جاگتے، روتے اور تکلیف محسوس کرنے والوں میں سے تھے، اور اللہ و معبودانِ عیوب اور عوارض سے مبرا اور پاک ہوتا ہے تو وہ کیسے الہ اور معبود ہو سکتے ہیں۔

بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

﴿مسیح بن مریم رسول ہونے کے علاوہ کچھ بھی نہیں اس سے پہلے بھی بہت سے رسول گزر چکے ہیں ان کی والدہ ایک سچی عورت تھی، دونوں ماں بیٹا کھانا کھایا کرتے تھے، آپ دیکھئے کہ کس طرح ہم ان کے سامنے دلیلیں رکھتے ہیں، پھر غور کریں کہ کس طرح وہ پھرے جا رہے ہیں﴾۔ المائدہ/75

یہودیوں، عیسائیوں اور صلیبیوں اور ان کے پیروکاروں نے دین مسیح کو بگاڑ دیا اور اس میں تحریف کر ڈالی اور تبدیلی کر لی، اللہ تعالیٰ کی ان پر لعنت ہو وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بیٹے مسیح علیہ السلام کو بشریت و انسانیت پر فداء ہونے کے لئے قتل اور سولی کے لئے پیش کر دیا ہے، تو اب کسی کے لئے بھی کوئی کسی قسم کا حرج نہیں جو چاہے وہ کرنا پھرے عیسیٰ علیہ السلام اس کے سارے گناہ اٹھالیں گے، اور انہوں نے اسے عیسائیوں کے ہر فرقہ میں پھیلا دیا ہے حتیٰ کہ یہ عقیدے کا ایک جزء لاینفک بنا لیا ہے، تو یہ سب کا سب باطل اور کذب و افتراء پر مبنی ہے، اور اللہ تعالیٰ پر افتراء اور ایسا قول ہے جو بغیر علم کے کہا گیا ہے، بلکہ معاملہ تو یہ ہے کہ ہر ایک نفس جو کچھ کرتا ہے اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا وہ اس کے بدلے میں رخصت ہے۔

اور پھر بات یہ ہے کہ اگر لوگوں کے لئے کوئی منہج اور دستور اور ایسی حدود و قیود اور ضابطے نہ ہو جس پر چل کر اور عمل کر کے وہ زندگی گزاریں تو ان کی زندگی ہی نہیں سدھر سکتی اور نہ ہی وہ صراط مستقیم پر چل سکتے ہیں۔

تو دیکھئے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر کیسے جھوٹ اور افتراء باندھ رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ذمہ ناحق بات لگا رہے ہیں۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿ان لوگوں کیلئے ویل و ہلاکت ہے جو اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی کتاب کو کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، اور اس طرح وہ دنیا کا مال کماتے ہیں، ان کے ہاتھوں کی لکھائی اور ان کی کمائی کیلئے بھی ویل و ہلاکت و افسوس ہے﴾ البقرة/79

اور اللہ تعالیٰ نے عیسائیوں سے عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق عہد لیا تھا کہ وہ ان پر ایمان لائیں اور جو وہ لائیں گے اس پر عمل کریں گے، لیکن انہوں نے اسے تبدیل کر دیا اور اس میں تحریف کر ڈالی اور اختلاف کرنے کے اس سے اعراض کر لیا۔

تو اللہ عزوجل نے اس کے بدلے میں انہیں بطور سزا دنیا کے اندر ان میں بغض و عداوت ڈال دی اور آخرت میں عذاب ہوگا۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿اور جو اپنے آپ کو نصرانی کہتے ہیں ہم نے ان سے بھی عہد و پیمانہ لیا، انہوں نے بھی جو انہیں نصیحت کی گئی تھی اس کا بڑا حصہ فراموش کر دیا، تو ہم نے بھی ان کی آپس میں دشمنی و بغض و عداوت ڈال دی جو کہ باقیامت رہے گی اور جو کچھ یہ کرتے تھے عنقریب اللہ تعالیٰ انہیں وہ سب کچھ بتا دے گا جو یہ کرتے تھے﴾ المائدہ/14

اور عیسیٰ علیہ السلام روز قیامت اللہ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہونگے تو ان سے اللہ عزوجل سب کے سامنے سوال کرے گا کہ انہوں نے بنو اسرائیل کو کیا کیا تھا؟

اللہ تبارک و تعالیٰ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

{اور وہ وقت بھی قابل ذکر ہے جب کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے عیسیٰ بن مریم! کیا تو نے ان لوگوں کو یہ کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو بھی اللہ تعالیٰ کے علاوہ معبود بنا لو؟ عیسیٰ علیہ السلام عرض کریں گے اے اللہ تو ان عیوب سے مبرا اور پاک ہے، مجھے یہ بات کسی طرح بھی زبانا نہیں دیتی کہ میں ایسی بات کہتا جس کا مجھے کوئی حق ہی حاصل نہیں، اگر میں نے یہ بات کہی ہوگی تو تجھے اس کا علم ہوگا، تو تو میرے دل کے اندر کی بات بھی جانتا ہے اور میں تیرے نفس میں جو کچھ ہے اس کو نہیں جانتا بے شک تو ہی تمام غیبوں کو جاننے والا ہے۔

میں نے تو ان سے اور کچھ نہیں کہا مگر صرف وہی بات جس کا تو نے حکم دیا تھا کہ انہیں کہہ دو کہ تم اللہ تعالیٰ کی بندگی اختیار کرو، جو کہ میرا اور تمہارا بھی رب ہے، میں تو ان پر اس وقت تک گواہ رہا جب تک میں ان میں تھا، پھر جب تو نے مجھے اٹھالیا تو تو ہی ان پر مطلع رہا، اور تو ہر چیز کی پوری خبر رکھتا ہے۔

اگر تو ان کو سزا دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو معاف فرما دے تو تو زبردست اور حکمت والا ہے {المائدہ/116-118}

ارر اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کے پیروکاروں اور مومنوں میں نرمی اور رحمت پیدا فرمادی ہے، اور وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکاروں کی محبت کے قریب ترین ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿يَقِينًا آتَىٰ آيْمَانَ وَالْوَلَّىٰ مِمَّنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ أَلَم يَلْمِ الْكُفْرَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَلَمْ يَلْمِ اللَّهُ لَكُمْ الْكُفْرَ وَلَئِنْ لَمْ يَلَمْ اللَّهُ لَكُنَّا عَنْ الْكُفْرِ كَوَافِرًا﴾
نصاری کہتے ہیں، یہ سب اس لئے ہے کہ ان میں علماء اور عبادت کے گوشہ نشین افراد پائے جاتے ہیں، اور اس وجہ سے کہ وہ تکبر نہیں کرتے {المائدہ/}

اور عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے آخری نبی ہیں، پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے سب لوگوں کیلئے مبعوث فرمایا، اور وہ انبیاء و رسولوں میں سے آخری ہیں۔